

مدیرانِ جرگہ © ارکانِ دولت

افسرانِ حکومت

لاد

میرزا کاظم

ابو سحان ضیاء الحسنی فاروقی



## سوچنے کی بات

### سپاہ صحابہ پاکستان

ملک کی وہ دینی تنظیم ہے۔ جس نے چند سال کی مدت میں اہلسنت کے تمام مکاتب فکر میں وحدت ویگانگت، اتحاد

و اتفاق کا اتصال قائم کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث کے مابین پیدا ہونے والے فروعی اختلافات کو بڑی حد تک اس جماعت نے ختم کر کے اہلسنت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بعد یہی وہ شیخ ہے جس نے بڑی تیزی کیساتھ علماء و مشائخ کو متحد کر کے کسی حد تک مسلمانوں کی باہمی آویزش کو ختم کر کے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔ اسلامی فرقوں کے اختلافات کو ختم کر کے صرف کفر کے خلاف جہاد کرنیوالی جماعت کو فرقہ واریت کا طعنہ دینا مضحکہ خیز ہے۔

علاوہ ازیں سپاہ صحابہ نے دنیا بھر میں اسلام کے لبائے میں پھیلنے والے شیعت کے جراثیم کو روکنے اور پاکستان میں صحابہ کرامؓ پر تنقید کرنیوالی زبانوں اور تحریروں کو روکنے میں قابل قدر کردار ادا کیا۔ اس تنظیم نے ایران سے آنے والے قابل اعتراض لٹریچر اور اسلحہ کو روکنے کیلئے نہایت بہادری کیساتھ پور قوم کی ترجمانی کی۔ بلاشبہ یہ سب کچھ اس جماعت کے شہید قائد مولانا حق نواز جھنگویؒ، جنرل سپاہ صحابہ مولانا ایثار القاسمیؒ اور پچاس سے زائد شہداء کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں کوئی بھی رائے قائم کرنے سے پہلے ہر شخص کو ہماری دعوت اور نصب العین پر غور کرنا چاہئے ایک آدمی اگر جرات کیساتھ اپنے اسلاف و اکابر کی تعلیمات پیش کرتا ہے اور ان پر تنقید کو نہایت جرات و دلیری سے روک دیتا ہے تو اسکو فرقہ پرور، تخریب کار اور فساد کی الفاظ سے یاد کرنا اسکے اصل پروگرام سے ناواقفیت کی دلیل ہے جب تک آپ ہمارے پروگرام کا مطالعہ نہیں کرتے اور سنجیدگی کیساتھ ہماری تحریک اور سپاہ صحابہ کے اغراض و مقاصد سے واقفیت حاصل نہیں کرتے صرف سی آئی ڈی کی رپورٹوں پر مخالفین کے پروپیگنڈے کی بنیاد پر ہمیں ہدف تنقید بنانے کا آپکو کوئی اختیار نہیں۔

حق و انصاف کے اسی تقاضے کے مطابق غور و فکر کرنا ہی سوچنے کی اصل بات ہے۔

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ



مدیران جرائد ☆ ارکان دولت ☆ ممبران پارلیمنٹ  
اور افسران حکومت کے نام  
بام پاکستان اور دو قومی نظریہ :-

قیام پاکستان اور دوقومی نظریہ :-

آپ سے زیادہ اس حقیقت سے کون واقف ہو گا کہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ پر رکھی گئی۔ مذہب، کلچر، تمدن، تہذیب اور معاشرت کے جداگانہ تصور نے ملت اسلامیہ کی ایک کثیر آبادی کو مجبور کیا کہ علیحدہ وطن کے لئے سرکھٹ ہو جائیں، بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی نے مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی کے بالتقابل الگ قومیت کا نعرہ لگا کر، صرف ایک نظریہ اور ایک مذہب کی بنیاد پر پاکستان کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔ ہندوؤں کی اسلام اور مسلم دشمنی نے انگریزوں سے نفرت کے ساتھ امت مسلمہ کو ہندوؤں سے دوری اور علیحدگی پر مجبور کیا۔ ایک عشرہ سے بھی کم مدت میں یہ کارروائی کامیابی کے ساحل مراد تک پہنچ گیا اور اس طرح تاریخ کے افق پر پاکستان کے نام سے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت معرض وجود میں آگئی۔ پاکستان کی اکثریت اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتی تھی۔ مسلمانوں کی قربانیوں کے حقیقی تقاضے کے برعکس قیام پاکستان کے فوراً بعد یہاں قادیانی، شیعہ اور لادین عناصر نے اس کی نظریاتی بنیادوں پر کھماڑی چلانا شروع کیا، تو بانی پاکستان جیسا خالص غیر مذہبی سوچ رکھنے والا انسان آخر یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گیا۔

”پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا“ ہمیں یہاں خلفائے راشدین کی طرز پر فلاحی حکومت قائم کرنا ہوگی“

قائد اعظم کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں نے ان کی امیدوں، تمناؤں اور نصب العین کو طاق نیساں پر رکھ دیا۔ انہی کے حواری ان کے کفن کو تار تار کرنے لگے۔ جوتیوں میں دال بننے لگی۔ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر مسلم لیگ ہی کے دستور اور لائحہ عمل سے پہلو تہی ہونے لگی۔ قائد اعظم کے ناخلف جانشینوں نے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں سے غداری کی۔ اسلام کا نام لکھ کر اقلیتوں کو بلاتوا۔ آئے۔ لیکن اسلام کی فلاحی



مملکت جس کے لئے محمد علی جناح اور ان کے بعض مخلص رفقاء نے جان جو کھوں میں ڈالی تھی۔ وہ آج تک قائم نہ ہو سکی، بانی پاکستان کے کھلے اعلان کے باوجود نظریاتی محاذ پر پاکستان لادین قادیانی اور شیعہ عناصر کے ہاتھوں بازیچہ اطفال بنا رہا۔ قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے دنیا بھر کے پاکستانی سفارتخانوں کو قادیانی تبلیغ کا مرکز بنا ڈالا۔ ملٹری اتاشی سے لیکر تو نصر تک ہر سطح پر قادیانیوں کو بھرتی کر کے وزیر خارجہ اپنے مذہب سے وفاداری کا حق ادا کرتے رہے۔

پاکستان کے مسلم مکاتب فکر کے تمام علماء نے حکومت کو متنبہ کیا کہ قادیانی اسلام کے دشمن اور پاکستان کے غدار ہیں، لیکن حکومت کی سرد مہری اور عیاری نے علماء کے اس احتجاج کو فرقہ واریت، فساد اور تخریب کاری قرار دیا۔ قادیانیت کے کھلے کفر کے خلاف احتجاج کے طور پر ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ لاہور کی سڑکیں دس ہزار نوجوانوں کے خون سے سرخ ہو گئیں۔

### پاکستان میں غیر اسلامی نظریات کا فروغ :-

انگریزی تمدن کے دلدادہ اور لادین حکمرانوں نے اپنی غیرت کو تاج کر خالص جانبداری کا مظاہرہ کیا۔ قادیانی وزیر خارجہ کی تو چھٹی ہو گئی۔ لیکن قادیانیوں کی سرگرمیاں زیر زمین جاری رہیں۔ ایک طویل عرصہ تک پاکستان جیسا نظریاتی اور اسلامی ملک سر آغا خان، ممتاز دولتانہ، خواجہ ناظم الدین، غلام محمد، سکندر مرزا، اور یحییٰ خان جیسے لادین اور شیعہ حکمران کا تختہ مشق بنا رہا۔ ایک دور میں فوج اور سول سروس میں ساڑھے بارہ سو سے زائد قادیانی افسر تعینات تھے انہوں نے اپنی نام نہاد نبوت اور کافرانہ نظریات کے فروغ میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ایک کلرک سے لیکر ۲۲ ویں گریڈ کے افسران تک ہر قادیانی اپنے مذہب کے فروغ میں جہاں تعصب ذہنی کا شکار رہا۔ وہاں پر وہ اپنے مذہب کے ایک مبلغ، مربی کا کردار ادا کرتے ہوئے علمائے حق کے خلاف پروپیگنڈہ اور نفرت پھیلانے میں کسی یسودی، عیسائی اور ہندو سے کم نہ تھا۔

پاکستان کا شروع ہی سے یہ المیہ رہا کہ علماء کا ایک طبقہ تقسیم ملک کی مخالفت کے باعث حکمرانوں کے دست ستم ران کی بھیٹ چڑھا رہا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی استبداد



نے علماء حق اور اسلام کے سکالروں کے خلاف جو نفرت دینی اداروں میں پھیلائی تھی۔ انہیں انگریزی مخالفت کی وجہ سے جھگڑالو، فسادی، تخریب کار اور ملک دشمن قرار دیا تھا اس تاثر نے ہر جگہ اثر جمایا۔

دوسری طرف خود علماء جدید تعلیم سے ایسے دور رہے کہ مسٹر اور ملا کے مابین پیدا کئے جانے والے کفر کے انگارے بھڑکتے رہے۔ ایک خدا اور ایک پیغمبر اور ایک کتاب کے ماننے والے انگریزی اور دینی طبقات طویل عرصہ تک باہم دستو گریباں رہے۔ اس نہرو آزمائی سے سب سے زیادہ فائدہ لادین عناصر، قادیانی، اور شیعہ لابی نے اٹھایا۔ انہیں دینی قیادت کے فروعی اختلافات کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کا خوف موقع ملا۔ اس طرح ۴۲ سال باہمی نفرت اور بے جا دوری میں گزر گئے۔ انگریزی تعلیم سے آراستہ حکمرانوں اور فرنگی استعمار کے مراعات یافتہ طبقہ کے سامنے جب بھی اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ آیا۔ انہوں نے دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اختلافات کی آڑ میں اسے مسترد کر دیا۔ ۱۹۵۱ء میں علماء کے تمام مکاتب فکر نے جب ۲۲ نکات پر مشتمل متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے پر ایک دستوری آئیڈیل پیش کیا تو حکمران پس و پیش کرنے لگے۔

**مسئلہ ختم نبوت کے لئے علماء کی متفقہ جدوجہد:-**

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید مولانا ابوالحسنات قادری، مولانا محمد علی جالندھری، داؤد غزنوی، قاضی احسان احمد شجاع بادی نے قادیانیت کے اسلامی دعوؤں کی قلعی کھولی تو ایک طویل عرصہ تک ”جدید“ تعلیم یافتہ طبقہ ان کے استدلال کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ قادیانیوں کے پروپیگنڈہ، اقرار ختم نبوت، تائید شعائر اسلام کے ایسے اثرات حکمرانوں کے قلوب میں سرایت کر چکے تھے کہ وہ ایک لمحہ بھی ان کے کفریہ عقائد، دجل و فریب سے آلودہ نظریات کی بناء پر انہیں کافر اور غیر مسلم ماننے پر تیار نہ ہوئے۔

بالآخر علماء کی ۹۰ سالہ کاوش اور سعی قیہم رنگ لائی اور ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ایک تحریک کے نتیجے میں مولانا مفتی محمود نے ان کے عقائد و نظریات ان کی کتابوں سے آشکار کر دیئے۔ مفتی محمود کی تائید و حمایت میں مولانا شاہ احمد نورانی مولانا معین الدین لکھنوی کے علاوہ ۱۶ اراکین کی ایک بڑی تعداد نے ہاتھ اٹھائے، مولانا مفتی محمود کا طرز



استدلال، انداز تقریر، قوت بیان اس قدر پر اثر اور دل میں اتر جانے والا تھا۔ کہ قادیانیوں کا اس وقت کا سربراہ مرزا ناصر بھی ان کے سامنے لاجواب ہو گیا۔ بالآخر انگریزی خوانوں اور دین سے کماحقہ، واقفیت نہ رکھنے والی اکثریت نے بھی اس کفر کو تسلیم کر کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانیوں کے کھلے کفر کا یہ وہ اقرار تھا۔ جس کی جدوجہد میں ہزاروں علماء اور مسلمان جام شہادت نوش کر چکے تھے جس کے اعلان کے جرم میں سینکڑوں علماء سالہا سال تک میانوالی، مچھ، لاہور، ملتان، ڈیرہ غازیخان، فیصل آباد کی جیلوں میں عمروں کی کئی کئی منزلیں گزار چکے ہیں۔

آپ حضرات ہی میں بہت سے افسران اور ممبران نے قادیانیوں کے اقلیتی حقوق کے تحفظ کے بہانے علماء کا راستہ روکا تھا۔ ان پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ ان کے داخلے بند کئے تھے انہیں کافر کہنا تو درکنار ان کے عقائد سے آگاہ کرنے پر بیسوں مقدمات قائم کئے تھے علمائے حق نے اپنی شرعی ذمہ داری کے تحت کسی مہابنت کا اظہار نہ کیا تھا انہوں نے تمام مشکلات اور عواقب کو بصدر خوشی قبول کر کے اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اسلاف کی سنت تازہ کر دی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اسلام کا بنیادی مسئلہ تھا۔ لیکن پاکستان کے دین سے بے بہرہ اکثر حکمرانوں کو نظریہ پاکستان کی روشنی میں بھی اس کا قطعی احساس نہ تھا۔ انہیں اپنے عہدہ اور افسری کے باب میں مذہب اور عقیدہ کی سوچ سے بالکل تہی ہو کر سوچنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ان کے سامنے دنیوی عہدہ کا احترام اسلام کی شرعی اور ایک مسلمان ہونے کے ناٹے پیدا ہونے والی ذمہ داری سے کہیں زیادہ تھا۔

**حکمرانوں اور ارکان دولت کے فرائض :-**

اسلامی مملکت میں حکمرانوں کی سوچ اور فکر بلاشبہ مساوات کی آئینہ درا ہوتی ہے لیکن ایسا تو کسی حکومت میں نہیں ہوا کہ خود انہی کی مملکت کی بنیاد جس نظریہ پر رکھی گئی ہے اس کی بنیادیں کھودی جا رہی ہوں۔ ان کے عقائد پر کھٹاڑا چلایا جا رہا ہے ان کی نئی نسل کو ان کے اسلامی عقائد سے برگشتہ کیا جا رہا ہے۔ ان کے سامنے ان کے دین کی اصل شکل مسخ کی جا رہی ہو۔ ان کے سامنے ایک نئے مذہب، نئی تہذیب اور نئی تمدن اور نئی معاشرت کا درس دیا جا رہا ہو اور وہ رواداری اور اعتدال و مصلحت اور ملکی حالات کا بہانہ بنا



کر آسودہ خواب رہیں۔

خود اپنی موجودگی میں کفر کو اسلام کے لبادے میں پروان چڑھنے دیں۔۔۔۔۔ اگر یہ سب کچھ درست ہے تو پھر آپ کو ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی پھر دو قومی نظریہ کو کیوں سینے سے لگایا گیا تھا۔ اگر ہندو علیحدہ مذہب اور الگ معاشرت کا علمبردار ہے تو اس طرح کوئی اور گروہ اسی طرح الگ مذہب معاشرت اور الگ عقائد و نظریات اپنائے اور پھر یہ سب کچھ ہندوؤں سے بھی آگے بڑھ کر اسلام کے نام پر کر رہا ہو تو ایسے موقع پر آپ کی خاموشی اس بات کا ثبوت نہیں کہ خود اسلام کی چودہ سالہ تصویر کو بدلنے میں ان کی معاونت کر رہے ہیں۔ آپ صرف ایڈمنسٹریشن کی آڑ میں غیر اسلامی افکار کو پنپنے کا موقع دے رہے ہیں کیا آپ نے نظریہ پاکستان سے وفاداری کا حلف نہیں دیا؟ کیا آپ کفر کو پہلتا ہوا دیکھ کر بھی اس عہد کے ایفاء کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر اس کفر کے بالقابل کوئی جماعت نبرد آزما ہو یا اسلام کے اس فریضہ پر عمل پیرا ہو، تو آپ حسب سابق پھر ان کا راستہ روکتے ہیں۔ ان کی خالص اسلامی جدوجہد کو فرقہ واریت تخریب کاری، فساد قرار دیتے ہیں۔

تاریخ اسلام کے درتپے میں جھانکنے والا ہر شخص سمجھتا ہے ۱۱ھ میں امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی فوجیں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی قیادت میں ہزاروں کی تعداد ایران پر حملہ آور ہوئیں۔ ایرانی حکومت کا سرکاری مذہب زرتشت کے مطابق مجوسیت تھا۔ ایرانی حکومت کے ظلم و تشدد اور بربریت سے انسانیت ہار چکی تھی، سرمایہ داروں کے تکبر اور انانیت نے پورے ملک کے غریب عوام کو چکی کے دوپاٹوں کی طرح پیس کر رکھ دیا تھا۔ استبداد و جور کی سیاہ اندھیری میں فاروق اعظمؓ نے عدل و انصاف اور رعایا پروری کا دیپ جلایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا ایران اسلام کے ظل عاطفت میں آگیا۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کے فتح کئے ہوئے ایران میں آج سے تین سو سال پہلے اسماعیل صفوی جیسے حکمرانوں کی غداری کی وجہ سے شیعہ مذہب کے جراثیم پھوٹنا شروع ہوئے۔ ایران کے سنی علماء، مجتہد، مشائخ، سکالر، دانشور ارکان رواداری اور مصلحت کی لمبی لمبی چادریں تن کر آسودہ خواب تھے۔ ۹۵ فیصد سنی اکثریت طاقت کے ذریعے اقلیت میں تبدیل کر دی گئی۔ ایک ہزار سال کی اسلامی مملکت کے بعد ایران کی سیاسی ہیئت



تبدیل ہو گئی۔ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کے فتح کئے ہوئے ملک میں خود انہی کو کافر قرار دینے والے مسلط ہو گئے سینت کو سینکڑوں برس میں ایسا کاری زخم پہلے کبھی نہ لگا تھا جیسا یہ زخم تھا، یوں تو سانحہ بغداد ابن علقمی نامی شیعہ کا سیاہ کارنامہ بھی کوئی اس صدے سے کم نہ تھا لیکن پورے کا پورا ملک مسلم قومیت سے نکل کر شیعیت کے تصور میں گم ہو جائے۔ کفر طاقت کے ذریعے اسلام بن جائے ظلم کو انصاف شمار کیا جائے۔ ساری سلطنت ————— صحابہؓ دشمنوں کے آغوش میں چلی جائے تاریخ اسلام کا یہ پہلا واقعہ تھا۔

شیعہ مذہب دنیائے عالم کا وہ خطرناک اور زہر افشاں فتنہ ہے جس نے اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کھودی ہیں اپنا تشخص اسلام ہی کے نام پر قائم کر کے اسلامی حکمرانوں کی سادگی، لاعلمی، کم مائیگی، فروتنی، مصلحت براری کا مذاق اڑایا ہے جس قوم کا تصور، توحید و رسالت، تصور قیامت و بعثت، تصور قرآن و سنت، تصور عقائد احکام، تصور معاشرت و تمدن اسلام سے بالکل جدا اور محمدی شریعت سے کوسوں دور ہو اس کی عیاری وار فتنہ پروری کی بہر حال داد دینی پڑتی ہے کہ وہ کیونکر ۱۳۰۰ سال سے امت محمدیہ کے ایک طبقے اور دیگر غیر مسلم اقوام میں خود کو بطور مسلمان متعارف کرانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

وہ گروہ تحریف قرآن اور تکفیر صحابہؓ کے علاوہ اسپین میں الزغل کے ذریعے اسلامی حکومت کو پارہ پارہ کرنے سانحہ بغداد برپا کرنے صلاح الدین ایوبی کے قتل کا منصوبہ بنانے سلجوقی اور فاطمی حکومتوں کو زیر و زبر کرنے میر صادق کے ذریعے سلطان ملیک کو قتل کرنے، میر جعفر کے ذریعے نواب سراج الدولہ کو راستے سے ہٹانے کے باوجود اپنے تئیں اسلام کا ہی خواہ قرار دینے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔

**شام اور ایران میں شیعہ حکومتوں کا قیام :-**

۱۳ھ میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی فوجوں نے ملک شام پر چڑھائی کی۔ صحابہ کرامؓ نے پہلے ہی معرکے میں شام سے عیسائیت کو رخصت کر کے اسلامی حکومت قائم کی۔ پھر ۱۹ سال تک شام ہی حضرت معاویہؓ کا پایہ تخت رہا۔ اسی جگہ پر سینکڑوں اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں۔ لیکن ایک ہزار سال بعد جب پھر سنی غفلت کا شکار ہوا۔ حکمرانوں اور ارکان دولت نے اپنے ہی مذہب سے پہلو تہی کی۔ علماء اور مشائخ اپنے تشخص اور مسلک کو دوسرے



درجہ کی ضرورت قرار دینے لگے تو صحابہ کرامؓ کے فتح کئے ہوئے اسی ملک شام پر بھی شیعہ حکومت۔۔۔۔۔ قائم ہو گئی۔

آج بھی وہاں حافظ الاسد شیعہ کے نصیری فرقہ کا علمبردار برسرِ اقتدار رہے اس کے دور میں ہزاروں سنی علماء اور لاکھوں حساس افراد طرح طرح کی اذیتیں دے کر ذبح کر دیئے گئے۔ آج دنیا کے تمام ممالک میں سنی شامی علماء کی بڑی تعداد آپ کو ملے گی۔ جو حافظ الاسد کے ظلم و بربریت کا شکار ہو کر دنیا بھر میں اپنی بے حسی کا رونا رو رہے ہیں ایران اور شام اکثریتی سنی آبادی والے ممالک تھے، لیکن اہلسنت کی غفلت نے آج ان کو ذلت و رسوائی اور حقارت و نفرت کے ایسے گرداب میں ڈال دیا ہے کہ ان کی فریاد سننے والا کوئی نہیں۔

ایرانی انقلاب کو دنیا بھر میں برآمد کرنے کے لئے جس قدر زور صرف کیا جا رہا ہے میں اور آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ ۶ / اگست ۱۹۹۰ء سے پہلے تک پاکستان کی قومی اسمبلی میں ۳۳ صوبائی اسمبلیوں میں ۸۳ اور وفاقی کابینہ میں ۱۷ وزارتوں پر شیعہ فائز تھے خود وفاقی حکومت کی سربراہ بے نظیر اور سینئر وزیر نصرت بھٹو ایرانی النسل شیعہ تھیں ان کے دور میں سیکرٹری داخلہ ایس کے محمود، سیکرٹری دفاع اجلال زیدی شیعہ تھے۔

ایسے ملک میں جہاں ۹۷ فیصد سنی اور پونے دو فیصد شیعہ آبادی ہو وہاں کلیدی عہدوں پر اتنی بڑی تعداد میں شیعہ کا تسلط آپ کے ملک کی بنیادی حیثیت ہی کو تبدیل کرنے کی سازش تو نہیں؟ کیا اس قدر غفلت اور کالمی کے بعد وقت تو نہیں آجائے گا۔ جب اہلسنت کے اس عظیم ملک کو شیعہ قرار دیکر شام کی طرح یہاں کے لاکھوں سنی علماء مشائخ اور نامور زعماء کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا؟

آپ جس گھر کے باسی ہیں اسی پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اس کی ناموس خطرے میں ہے اسی کا تقدس بین الاقوامی سازشوں کی زد میں ہے وہی متاعِ حیات جسے عقیدہ اور مسلمان کی آخری امید کہا جاتا ہے۔ وہ لٹنے اور ضائع ہونے کے قریب ہے آپ کا دشمن ہر جگہ ہر سوسائٹی اور ہر ڈیپارٹمنٹ میں اپنے مذہب کے فروغ میں اس قدر متعصب ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے ہیں۔ آپ کے پاک و وطن پر دشمن شب خون مارنے کے لئے پرتول رہا ہے۔ اس خطرے کی گھنٹی کو محسوس کرنا آپ کا اپنی اور قومی فریضہ ہے۔



ایران میں آج بھی ۳۵ فیصد اہلسنت ہیں۔ ۴۶ ملین کل آبادی میں ۱۶ ملین سنی عوام ہیں لیکن کوئی سنی ایران کا صدر اور وزیراعظم، سپیکر، وزیر، جج اور پارلیمنٹ کا ممبر نہیں بن سکتا۔ ایران کے نئے آئین کی دفعہ ۱۲ کی رو سے ایران کے کسی کلیدی عہدے پر کوئی سنی براہمن نہیں ہو سکتا۔ نہ صرف عہدیداروں کا تفاوت بلکہ اقلیتی آبادی کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ تہران جیسے شہر میں جہاں ۵ لاکھ سنی آباد ہیں کسی سنی کو نہ تو مسجد بنانے کی اجازت ہے نہ مدرسہ و کتب ۳۵ فیصد سنی آبادی کے ملک میں ۶۳ فیصد شیعہ آبادی کس قدر حساس ہے، شیعہ نے ان کو کیا حقوق دے رکھے ہیں؟ شیعہ اپنے مذہب میں کس قدر متعصب اور حساس ہیں اس بات کا اندازہ آپ ایرانی پارلیمنٹ کے سنی ممبر کے صاحبزادے اور مجلس اہلسنت ایران کے رہنما علی اکبر مولا زادہ کے درج ذیل تازہ انٹرویو سے کر سکتے ہیں۔ جو سنگا پور سے شائع ہونے والے رسالے Impact International میں شائع ہو چکا ہے۔

### ایران میں اہل سنت پر مظالم کی داستان خوانچہ کال

ایران میں سینوں کی حالت شاہ کے دور اقتدار میں بھی کچھ زیادہ اچھی نہ تھی۔ لیکن نام نہاد اسلامی انقلاب کے بعد مزید ابتر ہوتی گئی۔ ہم نے شاہ کے خلاف احتجاجی شین میں شیعہ سنی سے لیکر ازہری، بلوچی کرد، ترکمان، اور دوسری قومیتوں اور انسانی گروپوں میں اختلافات کی نفی کرتے ہوئے شاہ کے خلاف جناب خمینی کا ساتھ دیا۔ خمینی نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ یہ انقلاب خالص اسلامی ہوگا۔ انقلاب کی کامیابی کے بعد تمام فرقوں کو مذہبی اور شہری آزادی دی جائی گی۔ لیکن شاہ کا اقتدار ختم ہونے کے فوری بعد انقلابی لیڈروں نے ہمارے ساتھ دغا کیا۔ خمینی کی رہنمائی میں تیار کردہ جمہوریہ ایران کے آئین میں شیعہ ازم کو سرکاری مذہب کی حیثیت دے دی گئی اور مملکت کے رہنما اصولوں میں جمہوریہ ایران کو اسلامی مملکت کی بجائے شیعہ ٹیٹ قرار دیا گیا۔ اس کے ساتھ ستم یہ کہ مملکت کے پالیسی ساز اداروں سے سینوں کو مکمل طور پر نکال دیا گیا اس وقت ایران میں سینوں کو غیر مسلم اقلیتوں یہودی، عیسائی، آرمینیائی اور زرتشتی کے برابر حقوق حاصل نہیں ہیں عملی طور پر سینوں کو ان غیر مسلم اقلیتوں سے بھی کم حقوق حاصل ہیں۔ آئینی حقوق سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ سنی اکثریتی علاقوں کو تشدد کی پالیسی کے ساتھ کچل دیا گیا ہے۔ اس مہم میں



سب سے پہلے کردستان کی سنی اکثریت کو نشانہ بنایا گیا۔ وہاں ایک چھوٹی سی کیمونسٹ ایجنسی کو ہوا دی گئی۔ پھر اسے بھانہ بنا کر کردوں (سینوں) کے خلاف ایک خوفناک جنگ کا آغاز کر دیا گیا۔ اس مہم کے دوران کردستان کے دیہاتوں میں پیغام بم پھینکے گئے سینکڑوں کرد قسبات اور سنی آبادی والے مراکز کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ سینکڑوں مرد عورتیں بچے شہید کر دیئے اور ہزاروں بے گناہ معصوم سنی بچیوں کی بے حرمتی کی گئی۔ شیعہ ملاؤں نے اس سنی کش مہم کو جاگیرداروں کے خلاف جنگ قرار دیا۔ اسی طرح بدرلیک میں سنی کش مہم میں منصوبہ بندی کے تحت جمعہ کی نماز کے اجتماع میں اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ جس سے ہمیں سے زائد سنی نوجوان شہید ہو گئے۔ سنی اکثریت کے علاقہ ترکمان صحرا پر مسلح حملہ کے دوران پورے علاقے کا محاصرہ کر لیا گیا۔ کوئی مرد عورت بچہ گھر سے نکلتا گولیوں سے چھلنی کر دیا جاتا، سنی اکثریتی صوبہ بلوچستان کے دارالخلافہ زاهدان کو انقلابی دہشت اور تشدد کا مخصوص نشانہ بنایا گیا۔ شہر میں بلا جواز گرفتو لٹا کر خون کی ہولی کھیلی گئی۔ اس سنی کش مہم میں سو سے زائد نوجوان شہید اور ہزاروں زخمی ہوئے بد قسمتی سے ہمیں ایک ایسی قیادت سے واسطہ پڑا ہے جو اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ہماری حکومت ہی مذہبی طور پر جائز ہے آئیہ اس حکومت کے رہنماؤں کے عقائد میں شامل ہے جس کے مطابق اپنے مذہبی عزائم کے حصول کے لئے جھوٹ بولنا حقیقت کو چھپانا یا فریق ثانی کو دھوکا دینا انتہائی پارسیائی اور تقویٰ ہے۔

میرے والد مرحوم مولوی عبدالعزیز اور علامہ احمد مفتی زادہ قانون ساز اسمبلی کے سنی ممبر تھے انہوں نے سینوں کے جائز حقوق کی تعلق اور ان کے گریباک مسائل کی آواز اسمبلی میں اٹھائی مسٹر ٹمینی کے ساتھ ذاتی ملاقاتوں میں بھی سینوں کی مشکلات کا جائزہ پیش کیا لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ میرے والد کی تقریر اسمبلی ریکارڈ میں موجود ہے۔ جس میں انہوں نے شیعہ قیادت سے اپیل کی تھی۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ ڈالے اور سینوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم نہ کرے ورنہ یہ انقلاب بھی آخر کار شاہ کے انجام سے زیادہ مختلف نہ ہو گا۔ ہم نے محسوس کیا کہ سینوں کے خلاف تمام کارروائی کے پیچھے ضمنی کا ہاتھ ہے میرے والد اور علامہ مفتی زادہ کو سنی حقوق کی آواز بلند کرنے پر اسمبلی کی رکنیت سے برخاست کر کے بیل میں ڈال دیا اور بیل میں ان پر تشدد کی انتہا کر دی گئی، کئی سنی



رہنماؤں کو پاسان انقلاب کے ہاتھوں بلا جواز شہید کرا دیا گیا۔ دیگر سنی رہنماؤں مولوی عبدالملک مولوی عبدالعزیز الزہری ناصر سبحانی مولوی ابراہیم دامانی اور مولوی نذر محمد کو سنی کش مہم کے خلاف آواز اٹھانے پر بیل میں انتہائی دردناک تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

انقلاب ایران کے بعد ہم پر جلد یہ بات واضح ہونے لگی۔ کہ انقلاب کی شیعہ قیادت صفوی کی مذہبی پالیسی کی پیروی کر رہی ہے تین صدی قبل ایران ایک اکثریتی سنی مملکت تھا جو نئی شاہ اسماعیل صفوی نے اقتدار پر قبضہ کیا۔ اس کی فوجوں نے جہاں تک ممکن ہو سکا لاکھوں سینوں کو تہ تیغ کیا۔ ایران کے وسطی علاقوں کو جہاں پر سنی اکثریت تھی۔ مکمل طور پر سنی آبادی سے پاک کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایران میں سنی آبادی صرف دور دراز پہاڑی اور ریگستانی صوبوں تک محدود ہے اس وقت ان علاقوں میں صفوی فوجیں سفری مشکلات کے باعث نہ جاسکی تھیں۔

موجودہ دور کے صفویوں و شیعہ قیادت نے ایران کے نوجوان سینوں کو ختم کرنے، شیعہ بنانے اور انہیں جلا وطن کرنے کا تین نکاتی پروگرام تشکیل دیا ہے اس پروگرام کی تکمیل پر عورتیں اور بچے خود بخود شیعہ قیادت کے زیر اثر آجائیں گے۔ اس پروگرام کے پیچھے ایران کو سو فیصد شیعہ سیٹ بنانے کا جنوبی جذبہ کار قرار ہے اگرچہ یہ پروگرام عراق کے ساتھ جنگ چھڑنے کی وجہ سے عارضی طور پر سرد خانے میں چلا گیا تھا لیکن اب جنگ کے اختتام کے بعد حکومت دوبارہ ایک نئے جوش و جذبہ کے ساتھ اس پالیسی پر واپس آ رہی ہے اس وقت ایک بھی وزیر نائب وزیر سفارت کار، فوجی افسر، عدالت کا جج، گورنر جنرل کارپوریشن یا بلدیہ کا چیئرمین سنی نہیں ہے حتیٰ کہ سنی علاقوں میں بھی مذہبی پیشوا، شیعہ اور سنی ان کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور ہیں، کچھ دفاتر آئینی طور پر صرف شیعہ کے لئے مخصوص ہیں، کافی دفاتر پر حکومتی افراد نے عملی طور پر اپنی اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ ملک کا شعبہ نشر و اشاعت شیعہ عقائد و نظریات پھیلانے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے سینوں اور اسلام کے خلاف تحریک چلا رہا ہے اس میں مسلمانوں کی مقدس ہستیوں پر رقیق حملے اس تحریک کا حصہ ہیں اصحاب ثلاثہ، ابو بکر، عمر، عثمان اور آنحضور ﷺ کی بیویوں پر کھلے عام تبر اور ان کے خلاف یک طرفہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔

پرائمری سے یونیورسٹی درجے کی تعلیمی اور نصابی کتابیں شیعہ ازم کے نظریات کو



فروغ دے رہی ہیں۔ شیعہ ازم کے علاوہ ہر نظریہ کو خارج از نصاب قرار دیا گیا ہے اس کے ساتھ اصحابؑ اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف طبری کی - ۱۰ سرائی کے ساتھ نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

سنی طلبہ پر یونیورسٹی تعلیم کے دروازے مکمل طور پر بند کر دیئے گئے ہیں زاہدان یونیورسٹی جو بلوچستان کی ۹۰ فیصد سنی آبادی کی واحد یونیورسٹی ہے اس میں دو ہزار طلبہ میں صرف ۹ سنی طلبہ داخل ہیں۔ سینوں کو اپنے عقائد کی تشریح یا اشاعت کے لئے کوئی کتاب، اخبار، کتابچہ، رسالہ، شائع کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے حتیٰ کہ صرف سینوں کی حد تک بھی اس کا اہتمام نہیں کیا جاسکتا۔ جس کسی نے بھی ایسا کرنے کی کوشش کی اسے پابند سلاسل کر دیا گیا۔ کاروبار کو فروغ دینے کے لئے بینک کے قرضے، لائسنس زرعتی اور صنعتی منصوبے صرف شیعوں کے لئے وقف ہیں حتیٰ کہ سنی اکثریتی علاقوں میں بھی سینوں کو یہ سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ اہل اقتدار لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، سینوں کو سینوں سے ہی لڑایا جا رہا ہے۔ حکومت تمام سنی قبائل کو آپس میں لڑنے کے لئے اسلحہ فراہم کر رہی ہے۔ تہران کے اکثریتی سنی علاقوں میں ایک منصوبے کے تحت شیعہ کی آباد کاری کا کام بڑے زور سے جاری ہے سنی اکثریتی علاقوں کو اقلیتی علاقوں میں بدلا جا رہا ہے اس پالیسی کے تحت سنی نوجوانوں کی پاکستان یا گلف میں نقل مکانی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے سنی رہنما کی تمام کوششوں اور صدائے احتجاج کو جو انہوں نے ان ایذا رسانیوں اور نا انصافیوں کے خلاف کی ہے کو سختی کے ساتھ کچل دیا گیا ہے۔ اب ایسا کوئی طریقہ ان کے پاس نہیں کہ وہ اپنی آواز کو ایران کے اندر دوسروں تک پہنچا سکیں۔ کیونکہ نشر و اشاعت مشینری پر شیعہ ملائیت کا کنٹرول ہے۔

علی اکبر مولا زادہ کے چونکا دینے والے انکشافات کے بعد ایران کی جیل سے ایک مظلوم سنی کی فریاد کی صدائے بازگشت بھی بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ دنیا تک پہنچ چکی ہے اس چیخ و پکار پر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ سنی افسران کا رویہ کیا ہونا چاہئے۔ ۴۲ سنی ممالک کے حکمرانوں اور ارکان دولت پر لازم ہے کہ غفلت کی چادر اتار کر ایران کے مظلوم اہلسنت کے لئے آواز بلند کریں۔

ایران کی جیل سے لکھے گئے خط کے مندرجات ملاحظہ فرمائیں۔



ایرانی اہلسنت کے متعلق باہر کے مسلمان بہت کم جانتے ہیں کہ اصل میں انکی حالت کیا ہے؟ شاہ کے دور میں وہ کس حال میں تھے؟ اور انقلاب کے بعد وہ کس حال میں ہیں؟ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ باہر کے پریس خواہ مسلمانوں کے زیرِ تعلیم ہوں یا غیر مسلمانوں کے، سب ہی نے ان کی حالت زار کو نظر انداز کیا ہے، غیر مسلمانوں کی عدم دلچسپی کی وجہ تو نمایاں ہے، لیکن مسلمان اہل علم و قلم نے اس سلسلے میں بے حسی کا جو مظاہرہ کیا ہے اسلامی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ روس ہو، براہویا فلسطین، کشمیر ہو یا افغانستان، انڈیا ہو یا اریٹیریا، جہاں بھی مسلمان رہتے ہیں جب انہیں ظالموں نے ستم کا نشانہ بنایا تو ان کی صدائے مظلومیت سن کر عالم اسلام جاگ اٹھا۔ مسلمانوں کے ضمیر بیدار ہو گئے۔ ہر سطح پر ان کی حمایت و معاونت کی گئی۔ لیکن بد قسمت ہیں ایران کے ۳۵ فیصد سے زائد سنی مسلمان کئی سالوں سے ظلم و ستم کی چکی میں پسنے کے باوجود آج تک کسی مسلمان اور غیر مسلمان نے ان سے اظہارِ ہمدردی اور ان کی معاونت تو کجا ان کی طرف اشارہ تک نہیں کیا پتہ نہیں ان کی بد قسمتی ہے یا عالم اسلام اور مسلمانوں کی مجرمانہ غفلت خدا معلوم انہیں کس کی نظر کھا گئی ہے ایران کے اہلسنت فتح ایران سے لیکر دسویں ہجری تک اپنی بساط کے مطابق اسلام اور مسلمانوں کی خدمات انجام دیتے رہے، موجودہ دور کے درسِ نظامی کی الف ب سے لیکر انتہا تک یا بالفاظِ دیگر نحو میر سے لیکر بخاری تک کی اکثریتی درسی کتب ایرانی اہلسنت علماء کی خدماتِ جلیلہ اور عظمت کا بین ثبوت ہیں۔

تفسیر میں، اصولِ تفسیر، اصولِ حدیث، اصولِ فقہ، ادبِ بلاغت، تاریخ، لغت، سیرت، منازعی، طب، ریاضی، سائنس، غرض اسلامی و عصری علوم و فنون میں ایران کے سنی اہل علم نے عالم اسلام کیلئے شاندار خدمات سر انجام دی ہیں دنیا کا کوئی کتب خانہ ان کی کتابوں سے خالی نہیں۔ لیکن تماشا دیکھئے کہ آج انہی اہل علم کی سر زمین تہران میں، کرمان، مشهد، غرض کسی شہر میں بھی ان کے نیاز مندوں کو، ان کے بچوں کو مسجد بنانے کی بھی اجازت نہیں۔

آج اسلامی ممالک میں خاص طور پر پاکستان کے بہت سے اہل علم اور علامہ بھی ہم سے پوچھتے ہیں، کیا واقعی ایران میں اہل سنت بھی رہتے ہیں؟ راقم الحروف نے انقلاب ایران کے تین سال بعد پاکستان میں صوبہ پنجاب کی ایک اہم اور معروف دینی درس گاہ میں داخلہ لیا ایک استاد کو جب پتہ چلا کہ میں ایرانی ہوں تو تعجب سے پوچھنے لگے آپ سنی ہیں یا



شیعہ؟ میں نے کہا کیا آپ کو میرے سنی ہونے میں شک ہے؟ فرمانے لگے ایران تو شیعوں کا ملک ہے وہاں سنی کہاں؟ مجھے بہت تعجب ہوا۔ ایک اہل علم، ایک معروف دینی درسگاہ کا استاد جن کتابوں کو پڑھاتا ہے ان کے مصنفین سب ایرانی سنی پھر بھی یہ سوالات، جب میں نے غور کیا تو ان کو حق بجانب رکھا سمجھا۔ کیونکہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ایشیاء افریقہ حتیٰ کہ یورپ کے طلبہ نے علمی پیاس بجھانے کے لئے ایران کا رخ کیا ہے اصل میں انہیں تعجب اسی پر ہونا چاہئے تھا لیکن عصر حاضر کے بیشتر مسائل نے لوگوں کو ایسا الجھا دیا ہے کہ مقصد اور ہوتا ہے زبان سے نکلتا کچھ اور ہے۔

ایران کے اہلسنت کے متعلق سب خاموش رہے اور ہیں علماء کرام نے ان کی طرف توجہ دی نہ دانش وروں نے کوئی نوٹس لیا۔ نہ اہل قلم و صحافت نے اس مسئلے میں دلچسپی لی۔ ارباب سیاست کی تو کیا پوچھئے، بہت سے اہل علم و سیاست اور دینی و سیاسی تنظیموں کے ذمہ دار حضرات سے جب ہم نے اس سلسلے میں رابطہ کیا اور بات چیت کی تو کہنے لگے ہمیں تو خبر نہیں آپ ہمیں لکھ کر دے دیں اور ہم سے رابطہ رکھیں ہم حکومتی اور عوامی سطح سے آواز اٹھائیں گے لیکن۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اہلسنت سے اخبارات اور جرائد کے دروازوں پر بھی دستک دی نہرنگہ سے یہی جواب ملا کہ اے بھائی صبر کریں، حالات سازگار نہیں، ایران کے بارے میں لکھنا منع ہے، صبر کریں، حالات ٹھیک ہوں گے اور — اور کئی ایک نے تو ابتداء ہی سے منفی جواب دے کر مایوس کیا۔ اب ہم ایک بار پھر جسارت کر کے ان سطور کی اشاعت کے لئے آپ کو زحمت دیتے ہیں اور آپ کی وساطت سے اپنے مسلمان بھائیوں سے چند سوالات کرتے ہیں امید ہے کہ قارئین کرام ہمارے ان سوالات پر غور کر کے انکار ہمدردی فرمائیں گے، یا اپنے طور پر اپنے پسندیدہ مجلات و جرائد کو ایک ہی خطبہ کے ذریعے اپنے فریضے کی طرف توجہ دلائیں گے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ صفوی اور دور حکومت سے قبل ایران کی اکثریت ۹۵ فیصد اہلسنت والجماعت تھی!

(۳) کیا آپ کو علم ہے کہ موجودہ ایران میں ۳۵ فیصد اہلسنت رہتے ہیں۔



(۳)..... کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۳۵ فیصد اہلسنت ایران میں اپنے تمام جائز حقوق سے محروم ہیں؟

(۵)..... کیا آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ ”شیعہ حکومت“ نے اہلسنت کی بہت سے مساجد اور مدارس بند کر دیئے ہیں؟

(۶)..... کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایرانی دارالحکومت تہران میں ۵ لاکھ اہلسنت مسجد بنانے سے محروم ہیں؟

(۷)..... کیا آپ کو خبر ہے کہ ”بندرانکا“ شہر کی جامع مسجد پر جمعہ کے دن ایرانی پاسداران انقلاب نے نماز کے وقت حملہ کر کے ۲۳۰ سے زائد سیٹوں کو شہید اور کئی ایک کو زخمی کیا اور محراب کو گولیوں کا نشانہ بنایا؟

(۸)..... کیا آپ کو اطلاع نہیں کہ انقلاب کے بعد سنی صوبہ کرمان پر قبلی کلپروں اور ہتھیاروں سے ہم وطنوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا اور ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

(۹)..... کیا آپ کو یاد نہیں کہ انقلابی گارڈ کے جیالوں نے جنہیں مسٹر خمینی بیٹے کا خطاب دیا کرتے تھے اہلسنت کے مالک ”ترکمان صحر“ میں گھس کر عام و خاص کو قتل کیا؟

(۱۰)..... کیا آپ کو خبر نہیں کہ اہلسنت کے بے شمار نوجوانوں کو شیعہ انقلابی حکومت نے منشیات فروش مخالف انقلاب مفید فی الارض قرار دے کر تختہ دار پر لٹکایا ہے؟

(۱۱)..... کیا آپ کو معلوم ہے کہ اہلسنت ایران کے بڑے نما غلام احمد مفتی زاہد صوبہ خراسان کے شیخ الاسلام علامہ محی الدین صوبہ بلوچستان ایران کے بے باک اور مشہور رہنما مولانا نذر محمد سابق ممبر قومی اسمبلی (شمینی کے دور میں) اہلسنت کی عظیم علمی شخصیت مولانا ڈاکٹر احمد میزمن اور بہت سے اہل علم آج تک ”اسلامی جمہوریہ“ ایران کے خفیہ جیل خانوں میں موت و حیات کی زندگی گزار رہے ہیں؟

(۱۲)..... کیا آپ جانتے ہیں ۳۵ فیصد اہلسنت میں سے پورے ایران میں ایک وڈیر ایک جرنیل ایک گورنر اور کوئی بھی بڑے یا درمیانے درجے کا عہدیدار نہیں ہے؟

(۱۳)..... کیا آپ کو معلوم ہے کہ پرائمری سے لیکر یونیورسٹی تک تمام سنی بچے شیعہ فقہ و نظریات کے مطابق تعلیم حاصل کرتے ہیں حتیٰ کہ سنی اکثریت والے صوبوں میں بھی نیچے



شیعہ ہی ہیں؟

(۱۴)..... آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کے پڑی ملک ایران میں مسلمان سنی ۳۵ فیصد ہونے کے باوجود اپنے تمام اقتصادی مذہبی اور تعلیمی حقوق سے محروم ہیں اور وہ بھی ان ہی لوگوں کی طرف سے جو دس سال سے زائد عرصہ ہوا ہے اپنے (نام نہاد) اسلامی شعارات اور وحدت و اتحاد کے نعروں سے عالم اسلام کے کانوں کو بہرہ کر رہے ہیں اور ان کے پیشوا خمینی کا قول ہے، ”شیعہ سنی بھائی بھائی“ ہیں جو ان میں اختلاف ڈالے نہ شیعہ ہے نہ سنی بلکہ استعماری قوتوں کا ایجنٹ ہے“ آپ پر فرض ہے کہ ایران کے حکمرانوں سے استفسار کریں کہ آپ جو شیعہ اور سنی میں اختلاف کے بانی ہیں اور اہلسنت کو تمام حقوق سے محروم کر رہے ہیں کس کے ایجنٹ ہیں اور یہ سب کچھ کس کے اشارے اور ایماء پر کر رہے ہیں؟ آخر میں ہم شیعہ سے بھی التماس کرتے ہیں کہ نا انصافی اور ظلم کا راستہ چھوڑ دیں اور آیت اللہ شریعت مدار، قطب زادہ بنی، صدر، شیخ علی اور اخیر میں آیت اللہ منتظری (خمینی کے جانشین) کے حالات سے سبق لیں۔

○..... مذکورہ بالا کوائف سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں ایران کا دستور ایسے رہنما کی نگرانی اور حکم سے ترتیب دیا گیا تھا۔ جس کے ان نعروں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور اہل اسلام اسے اسلامی رہبر سمجھنے لگے۔

○..... جو شیعہ اور سنی میں تفریق کرتا ہے وہ نہ شیعہ ہے نہ سنی۔

○..... لا شرقیہ ولا غربیہ اسلامیہ اسلامیہ

نعروں اور اعلانات کی حد تک تو یہ فریب چل گیا، لیکن جب عملی طور پر قانون سازی اور دستوری تدوین کا وقت آیا تو مجلس خبرگان پارلیمنٹ کا ایک ممبر بھی سنی برداشت نہ کیا جاسکا۔ پھر ایسی سنی اقلیت جس کی آبادی خود ایرانی مردم شماری کے مطابق ۱۶ ملین یعنی پونے دو کروڑ تسلیم کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کی رواداری اور تقیہ کے طور پر قائم ہونے والی مصالحتوں کی مثال دلچسپی کے لئے نذر قارئین ہیں خمینی اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ جو شخص بطور تقیہ (دھوکہ دینے کے لئے) سنی کے پیچھے نماز پڑھے گا اس کو پانچ گنا نماز کا زیادہ ثواب ملے گا۔ (توضیح المسائل خمینی)



معزز قارئین! سپاہ صحابہ پاکستان جب یہ کہتی ہے کہ پاکستان میں صرف وہ حقوق دیئے جائیں جو ایران میں اہلسنت کو حاصل ہیں۔ تو اس کو فرقہ واریت قرار دے دیا جاتا ہے پاکستان میں شیعہ کی آبادی کا تناسب کیا ہے؟ اس میں پاکستان کے چار صوبوں کی آبادی کے اعتبار سے صرف ڈھائی فیصد اقلیت ہر بستی ہر قریہ ہر شہر میں اپنا عبادت خانہ اپنا گھوڑا اپنا خنجر لہرانے کے لئے سارا سال جدوجہد کرتی رہتی ہے کسی بازار یا چوک میں اگر اہلسنت اپنے حقوق اور آبادی کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ نام آویزاں کر دیں تو شیعہ محرم کے جلوس کے موقع پر وہاں آکر رک جاتا ہے اس کا مطالبہ ہوتا ہے کہ پہلے یہ کتبہ اتارا جائے حیرت ہوتی ہے جو سنی اکثریت آپ کے گھوڑے، خنجر بردار، جلوس، دلدل اور بے ہنگم اجتماع کو برداشت کرتی ہے اس کی برگزیدہ شخصیات کا یہ لوگ نام تک برداشت نہیں کرتے اور آپ بھی کہتے ہیں بورڈ اتار لینے میں کیا حرج ہے یہ نہیں کہتے کہ نیچے یا قریب سے گزرا جانے میں کیا حرج ہے کیا اقلیت کے حقوق اس قدر زیادہ ہو گئے ہیں کہ اکثریت کے اسلاف کو گالیاں دیں جائیں تو وہ چپ رہیں، اکثریت کے بازاروں کو بے ہنگم جلوسوں اور قابل اعتراض نعروں سے بھردیا جائے تو وہ خاموش رہیں۔

- ..... آپ اسی طرح کے حقوق کی بات کرتے ہیں؟
- ..... آپ کب تک اکثریت کے حقوق کو تشدد کے ذریعے دبا سکیں گے؟
- ..... کب تک مجبور آوازیں دہی رہیں گی؟
- ..... کب تک اقلیت کی غیر شرعی کارروائیوں کو خاموشی سے برداشت کیا جائے گا؟
- دنیا کے کسی مذہب میں کسی بزرگ کو گلی دینا عبادت ہو ایسا مذہب بھی آپ نے کبھی دیکھنا یا سنا۔

آئیے ہم آپ کو شیعہ مذہب کی اسلام دشمنی اور صحابہ کرامؓ کی مخالفت پر مشتمل چند تحریروں سے واقف کرانا چاہتے ہیں۔

اس سے پہلے شیعہ کے علیحدہ مذہب، معاشرت، کا ذکر بھی ضروری ہے تاکہ دو قومی نظریہ کی روشنی میں اگر ہندوؤں، سکھوں، سے علیحدگی اختیار کی جاسکتی ہے۔ تو ان کے عقائد سے بھی زیادہ بدترین عقائد و افکار کی حامل قوم سے یگانگت اور وحدت کس قاعدے اور ضابطے کے تحت روا ہے۔



خمینی اس کے پیشواؤں اور پاکستانی حواریوں کے وہ کون سے نظریات تھے جن کی تردید کے جرم میں مولانا حق نواز کو شہید کیا گیا:-  
 اصحاب رسول کے بارے میں خمینی کا نظریہ:-

اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لئے امام (یعنی حضرت علی) کا نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوگا۔ جن لوگوں نے (ابوبکرؓ) حکومت و ریاست کی طمع ہی میں برہمابری سے اپنے کو دین پیغمبر اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور چپکار رکھا تھا جو اسی مقصد کے لئے سازش اور پارٹی بندی کر رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست دراز ہو جاتے جس جیلے اور جس پیٹرن سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت و اقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے (کشف الاسرار ص ۱۱۳/۱۱۴)

خمینی نے ص ۷۷ پر مخالفت عمر باقرآن کا باب قائم کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں عمر فاروق اعظم کی شان میں ان کے آخری الفاظ یہ ہیں:-  
 ”اس کلام یادہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر و زندقہ ظاہر شدہ مخالفت است با آیت از قرآن کریم“

(کشف الاسرار ص ۱۱۹) از خمینی  
 اس جملہ میں حضرت فاروق اعظم کو صراحتاً کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے۔

ملک مقرب یا نبی آئمہ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا:-

عبارت ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ص ۴۰ (حکومت اسلامی) از خمینی

ابوبکرؓ و عمرؓ نے بہت سے معاملات میں حضور مخالفت کی:-

عبارت پہلے دو خلفاء نے اپنی شخصی و ظاہری زندگی میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت کو



اپنایا تھا اگرچہ دوسرے بہت سے معاملات میں حضور کی مخالفت کی تھی (ص ۳۳) ایضاً خلفاء ثلاثہ وغیرہ ہم سے بروز قیامت سوال کیا جائے گا کہ تم میں اہلیت نہ تھی تو حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا:-

عبارت خلفاء ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) معاویہ، خلفاء بنی امیہ، خلفاء بنی عباس اور جو لوگ ان کے حسب فشاء کام کیا کرتے تھے ان سب سے احتجاج کیا جائے گا کہ نے نظام حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا؟ (حصہ دوم ص ۱۹) ایضاً

خلفاء ثلاثہ ابوبکر و عمرو عثمان کیلئے معاذ اللہ لعنہم اللہ

عبارت: و دشمنان آل محمد بنی امیہ لعنہم اللہ نے حضور اکرم ﷺ کی رسالت کے بعد اسلامی حکومت حضرت علی المرتضیٰ کے ہاتھوں میں نہیں دی۔ (ص ۲۳) خمینی کی کتاب کشف الاسرار ص ۱۲۱ پر درج ہے:-

”وہ فارسی کی کتاب جو مجلسی (ملا باقر مجلسی) نے ایرانی لوگوں کے لئے لکھی ہیں انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو (از خمینی)

اب ہم خمینی کے پیشوا ملا باقر مجلسی اور دیگر شیعہ کی تحریریں نقل کفر کفر نہ باشند کے اصول کے تحت خداوند کریم سے ہزار بار معافی مانگتے ہوئے بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مسلمان قوم شیعہ کے دجل، مکاری اور فریب کو سمجھ کر غفلت کی چادر اتار دے۔ (از کتاب حق الیقین تالیف علامہ مجلسی مطبوعہ ایران)

ابوبکر و عمرو دونوں کافر ہیں العوذ باللہ

آزاد کردہ غلام حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت ﷺ پر سید کہ مرابر تو حق خدمت است مرا خبردہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند (حق الیقین ص ۵۳۲)

ترجمہ :- حضرت علی بن حسین سے ان کے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا کہ مجھے ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر تھے۔



ابو بکر، عمر، فرعون و ہامان ہیں نعوذ باللہ:-

مفصل پر سید کہ مراد از فرعون و ہامان درائیں آتہ پدیت حضرت فرمودہ کہ مراد ابو بکر و عمر است (حق الیقین ص ۳۷۸)

ترجمہ:- مفصل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون مراد ہیں حضرت نے فرمایا ابو بکر و عمر نعوذ باللہ

ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ جہنم کے صندوق ہیں نعوذ باللہ:-

امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنویں والے بھی پناہ مانگتے ہیں اس کنویں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے ہاتھیل کو قتل کیا تھا۔ نمرود فرعون اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سامری اسلامی ہوگا اور چھ آدمی اس امت سے ہوں گے ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ خوارج کا سربراہ اور ابن (حق الیقین ص ۵۲۳)

ابو بکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی ہیں نعوذ باللہ:-

ترجمہ:- امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایک دن کوفہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے شیطان سے کہا تو عجب گمراہ شقی ہے تو شیطان نے کہا امیر المؤمنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں خدا کی قسم میں آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی۔۔۔۔۔ کہ الہی مین گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا، خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تو مخلوق پیدا کی ہے جاؤ جہنم کے خازن سے میرا اسلام کہو کہ مجھ کو انکی صورت اور جگہ دکھاؤ۔۔۔۔۔ میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لے کر اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں پہنچا۔۔۔۔۔ وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ انکی گرن میں آگ کی زنجیریں ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گروہ کھڑا ہے جسکے ہاتھ میں آگ کے گرز ہیں، وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو



اس نے کہا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھا کہ یہ ——— ابو بکر و عمر ہیں“ (حق الیقین ص ۵۲۹)

ابو بکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا نعوذ باللہ :-

امام جعفر امام مہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ——— جب وہ مدینہ میں وارد ہوں گے تو ان سے ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا ——— وہ یہ کہ ——— حضرت ابو بکر و عمر کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی دی جائے گی ——— پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر بقدرت الہی زندہ کیا جائے گا اور پھر ان کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور امام مہدی کے حکم سے زمین سے آگ ہو کر انہیں جلا کر رکھ دے گی آپ کے شاگرد مفصل نے دریافت کیا اے میرے سردار کیا یہ آخری عذاب ہوگا ——— حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ایک دن رات میں ان کو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائے گا اور زندہ کیا جائے گا۔ (حق الیقین ص ۳۶، ۳۵، ۳۴)

ابو بکر صدیق و عقیل بن ابی طالب پہلے درجہ کے پتھر باز تھے (ص ۳۰۷)

خالد سیف کی دادی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز نے حمل کسی سے کرایا اور بچہ کسی سے ملوایا ص ۲۰۸ :-

نوٹ :- واضح ہو کہ حضرت عثمان کی والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھی (از مرتب)

جناب معاویہ کے بارے میں کہا گیا کہ قریش کے چار آدمیوں میں سے کسی ایک کے فرزند تھے ص ۳۱۰ :-

نوٹ :- واضح ہو کہ حضرت معاویہؓ کی ہمشیرہ حضرت ام حبیبہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (از مرتب)

عمر کا داماد علی اور عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے :-



جناب عثمان ذوالنورین نے اپنی بیوی ام کلثوم کی موت کے بعد اگلے مردہ جسم کے ساتھ ہمبستری کر کے نبی کریم ﷺ کو اذیت پہنچائی۔ (ص ۳۳۰)

ابوبکر اور شیطان کا ایمان برابر ہے ص ۸۳:-

جناب عمر جنم کا تالا ہے اور بہتر تو یہ تھا کہ جنم کا گیٹ ہوتا ص ۳۳۰:-

جناب عمر انی بیوی سے غیر فطری طریقہ سے ہمبستری کرتا تھا ص ۳۳۲:-

جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا جو کہ قرآن حکیم کی مخالفت ہے ص ۳۳۲:-

جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے ص ۳۳۰:-

جناب عمر کا ایمان پر مہنا مشکوک ہے ص ۳۳۰:-

جناب عائشہ اور حفصہ زوجہ نوح اور لوط کے ہم مرتبہ تھیں ص ۲۰ جس طرح جناب نوح اور لوط کی بیویاں طہیبات میں داخل نہیں اس طرح عائشہ اور حفصہ بھی طہیبات میں داخل نہیں۔ (ص ۳۱)

صحابت کی سند لعنت سے نہیں بچا سکتی:-

عبادات:- کیا صحابی اسی کو کہتے ہیں جو رسول اکرم ﷺ کو اذیت پہنچائے اور پھر رسول کریم پر اتری ہوئی کتاب کو جانے کا حکم دیدے، صرف اپنی یادداشت کے بل بوتے پر سنی لوگ ان لوگوں کے ایسے تمام عیوب پر پردہ ڈالنے کے لئے صحابی کا لیل چننا دیتے ہیں لیکن صحابی کے سخدان لوگوں کو لعنت سے نہیں بچنے دے گی۔ کیونکہ لعنت اپنے گھر خود تلاش کر لیتی ہے۔ (ص ۳۱، ۳۲)

معاویہ ابو ہریرہ کافرو مرتد تھے:-

عبارات:- اب صحابہ کے خلاف زبان درازی کرنے والے کے خلاف تو آرڈیننس جاری ہوتے ہیں اور صحابہ بھی وہ جو کافرو مرتد تھے مثلاً معاویہ، ابو ہریرہ وغیرہ وغیرہ (ص ۷۹) عبارات مغلہ از کتاب کلید مناظرہ مؤلف مولوی برکت علی شاہ وزیر آبادی (پنجاب) ناشر شیخ



سرفراز علی اینڈ سنز کمپنی بازار لاہو

○ ابو بکرؓ بڑوں کے علاوہ احمق تھا (حالات جبرت) ص ۱۲۲

○ (عاشق و خضہ) جلی طور پر عیار کینہ پرور اور ٹیڑھے دل والی تھیں۔ ص ۲۱۹

○ ابو بکر اور شیطان کا ایمان مساوی ہے (حالات ابو بکر ص ۱۰۸)

○ ثلاثہ مسلمان نہ تھے (دعویٰ ہند فداک ص ۱۳۸، ۲۱۱)

○ ثلاثہ بہت پرست تھے (۱۳۵)

○ عمر تمام عمر کھڑے پیشاب کرتا رہا۔۔۔۔۔ عمر نے مرتے دم تک شراب ترک نہ کی

○ عمر بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ ثلاثہ نے تمام عمر خضہ نہیں کرایا۔

(باب خلاف ابو بکر ص ۱۳۶)

○ خالد بن ولید جیسے شقی اور مرتد کو سیف اللہ کہنا یا اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر

اور عین ارتداد ہے (۱۷۲)

○ ابو بکر کو خلافت ایک بارہ میں ملی جہاں روئے اور بد معاش لوگ بھنگ چرس چنڈو اور

شراب پیتے تھے اور عمر کو خلافت پانچہ میں ملی (ص ۱۷۳)

○ نفح اور گندی گالیاں دینا ابو بکر کی نادانیاں میں داخل تھا (ص ۱۷۸)

○ ایسے ناپاک نفوس (اصحاب ثلاثہ) پر ایک لمحہ میں ہزار دفعہ بھیجنا ہر مسلمان پر

واجب ہے (ص ۲۱۱)

○ حضرات ثلاثہ آنحضرت ﷺ کے مار آستیں تھے (۲۱۷)

○ دیانت امانت (عمر) کے دل سے اس طرح مائب تھی جس طرح گدھے کے سر سے

سینگ حکام شریعت اس کے عہد خلافت میں ایک فٹ بال کی طرح تھے جس کو ٹھوکروں

سے جدھر چاہتا لے جاتا۔ (ص ۲۳۳)

○ قرآن پاک کو سر پر رکھ کر اور ہاتھ اٹھا کر قسمیں کھانا اور پھر بدل جانا ان (عثمان) کی

عادت میں داخل تھا (۲۰۵)

○ معاویہ ولد الزنا تھا (۱۶۸)

○ اصحاب ثلاثہ کفر میں پیدا ہوئے کفر میں پرورش پائی اور کفر میں فوت ہوئے (۲۳)

○ رسول پاک ﷺ کے سوا تمام انبیاء اور ملائکہ آپ (علی) کے آستانہ عالیہ کے ادنیٰ



غلام ہیں (ص ۳۵)

O..... امام بخاریؒ کو خدا اور رسول اللہ ﷺ کا دشمن نہ کہنا عین کفر ہے (۵۲)

شریر منافقوں کی تفرقہ بازی سے بعد وفات رسول اللہ ﷺ اختلافات کی آگ بھڑک اٹھی:-

عبارات :- امت محمدیہ میں شریر منافقوں نے تفرقہ بازی کا ایسا زہریلا بیج بویا جس کی وجہ سے وفات رسول اللہ ﷺ ہوتے ہی اختلافات کی آگ بھڑک اٹھی اور اس دن سے آج تک باہمی اختلافات کے سلسلے میں شدید نبرد آزمائیاں ہوتی رہیں نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ محاسن تعلیمات اسلام سے مستفیض نہ ہو سکے۔

حیات رسول میں ذاتی اغراض پر رکھی ہوئی تحریک وفات رسول :-

عبارات :- لیکن وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس تحریک نے انقلاب پیدا کر دیا یہ آنحضرت ﷺ کی حیات ہی میں ذاتی اغراض کو مد نظر رکھے ہوئے تھی اور ان کے قائم کردہ نظام کے خلاف نہ صرف درپردہ بلکہ بعض اوقات ظاہر بھی سرگرم عمل رہتی تھی۔ لیکن جب اس تحریک کو کامیابی ہوئی اور اس کا اقتدار مستحکم ہوتا چلا گیا تو اسلامی وغیر اسلامی اصول اس قدر شیرو شکر ہو گئے کہ امتیاز کرنا دشوار ہو گیا۔ (ص ۳۲۳)

عبارات :- خلافت ابو بکر ہرگز حق نہ تھی بلکہ اس کی بنا پر غصب ظلم و جور اور تشدد کی سیاست پر تھی (ص ۳۴)

شاید روز محشر شیطان بھی ابو بکر و عمر کی بد اعمالیوں کا جدول اٹھائے میدان میں آنکے اور اپیل رحم کر دے:-

عبارات :- اور تمہارے شمس و قمر ایسے چیزے کہ دینی حکومت و جاہت کے حصول کی خاطر انہوں نے وہ چاند چڑھائے کہ جس سے انسانیت کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی۔ عدالت انسانیہ کا گریباں چاک ہو گیا اور احسان فراموشی جیسے بدترین اور قابل مذمت عمل کے مرتکب ہوئے، شاید روز محشر شیطان بھی ان (ابو بکر و عمر) کی بد اعمالیوں کا جدول میدان میں آنکے اور اپیل رحم داخل کرے۔ (ص ۱۳۸)



## حضرت عائشہ کی مفسدانہ باغیانہ شریرانہ حرکات

عبارات، اسی حکم عدول خاتون (سیدہ عائشہ) کی باغیانہ، مفید اور شریرانہ حرکات سے چشم پوشی کرنا گناہ عظیم تھا (ص ۷۹)

یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد صحابیت کی وجہ عادل اور قابل تقلید ہو جائیں

عبارت :- مسلمان سمجھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی جو اسلام لائے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے اور رسول اللہ کی صحبت اٹھائی چاہئے وہ مختصر ترین ہی رہی ہو، صحابی ہوئے مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد محض اس صحابیت کی وجہ سے عادل اور قابل تقلید ہو جائیں (ص ۱۰)

حضرت عمر سے بدگمانی رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا:-

عبارت :- جہاں تک حضرت عمر کا سوال ہے تو اگر ان سے بدگمانی رکھی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ آپ کے ذریعے سے اصل دین تو بہت کم پہنچا، آپ نے خود کل ستر حدیثیں روایت کیں اور دوسروں کو اشاعت حدیث سے منع فرمایا۔ (۱۲)

خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور ان کی حسین بیوی سے زنا کیا تھا

عبارت :- حضرت عمر، خالد بن ولید کے لئے تو حضرت ابو بکر کے پیچھے ہی پڑ گئے کہ انہیں معزول کر دیجئے مگر ابو بکر انکار ہی کرتے رہے، حالانکہ خالد نے بے گناہ مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا اور اس کی حسین بیوی کیساتھ زنا کیا تھا (ص ۱۵)

عمر کی زندگی میں قدم قدم پر پچھتاوا ملے گا:-

عبارت :- مگر بات صرف مقدمات کے فیصلہ کی نہیں ہے۔ حضرت عمر کی زندگی میں تو قدم قدم پر پچھتاوا ملے گا۔ (ص ۱۸۳)

رسول اللہ کے قریب رہنے والوں کا ایک اور گروہ بھی تھا جس کے اپنے منصوبے تھے



اپنی مصلحتیں تھیں لیکن بظاہر شمع رسالت کے پروانے بنے ہوئے تھے اس کے سرخیل حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب تھے (ص ۸)

ابوبکر کی کوئی اپنی حیثیت نہیں تھی، کہ ان پر تحقیق اور بے لاگ گفتگو کرنا جرم ہو یا اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہو۔

ابوبکر نے صرف تخت حاصل کرنے کے لئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر ہی عمل نہیں کیا بلکہ آپ کے عمومی رویہ حکمرانی میں بھی مطلق العنان بادشاہوں کی جھلک نظر آتی ہے۔

بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں (ص ۱۰)

جناب ابوبکر پر حصول خلافت کے جذبات اس طرح طاری تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام عمر کی یاری کے باوجود ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا غم زرا بھی جگہ نہ پاسکا۔ اور ان کا رقیق قلب رقت پر آمادہ نہ ہو سکا۔ (ص ۸۷)

بڑے بڑے صحابہ پر منافقین کی طرح جنگ احزاب میں لرزہ طاری تھا:-

عبارت :- حضرت عمر کا تلوار نکال لینا اور یہ کہنا کہ محمد ﷺ مرے نہیں اور یہ کہ اگر کسی نے ایسا کہا تو گردن مار دوں گا۔ شدت غم کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا، محض اس لئے کہ جب تک مشیر خاص حضرت ابوبکر نہ آجائیں پبلک کو یونہی الجھاتے رہو۔ (ص ۱۵)

دور خلافت راشدہ خون ریزیوں اور سفایکوں کا سیاہ دور تھا جس کے سامنے ہلاکو چنگیز کی وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں:-

عبارت :- خلافت راشدہ جس کا آج دنیا میں ڈنکا بجایا جا رہا ہے اپنی سفاکی اور ظلم و جبر کی بھیانک واردات کے اعتبار سے ایک ایسا دور حکومت اور عہد ستم رانی ہے کہ اس پر بھی ایک قرطاس ایضاً شائع کرنے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے یہ خلاف راشدہ جس نے اپنے تین ظلیفوں کے زمانہ اقتدار میں انوں پر بھی شب خون مارے اور بیگانوں پر بھی تک و تاز کی اس بیان کے لئے ایک بھی ایک طویل دفتر درکار ہے (ص ۵)



(دیباچہ)

خلیفہ اول دوم حضور کے نام پر گل چھڑے اڑانے والے اکابر مجرمین :-

عبارت :- اور خلیفہ اول و دوم دونوں نے اس معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضور ﷺ کے نام پر گل چھڑے اڑانے والے ان دونوں اکابرین مجرمین کو اسلام کے نامور ہیرو قرار دیتے ہوئے ذرہ برابر نہیں شرماتے (ص ۲۲، ۳۳)

شیعہ لیڈر ضمیمہ فاطمی کی کتاب پردہ اٹھتا ہے کی سرخیاں ملاحظہ ہوں

خلیفہ دوم کی شراب نوشی (ص ۲۱۱)

خلافت راشدہ کا اسلام ایک خون آشام مذہب (ص ۱۱۲)

ابو ہریرہ ایک ضمیر فروش راوی (ص ۷۳)

دس جنتیوں والی جھوٹی روایت اور اس کا جھوٹا راوی عبدالرحمن بن عوف (ص ۱۹۷)

زانی سپہ سالار خالد بن ولید (ص ۹۵)

خلیفہ دوم کی تضاد بیانیاں (ص ۱۰۳)

ایک اور ضمیر فروش راوی (ص ۸۷)

شان صحابہ ایک بے معنی لفظ (ص ۱۰۴)

مغیرہ بن شعبہ ایک بد فطرت انسان (ص ۸۹)

بخاری ایک بد نماز محدث (ص ۱۸۴)

مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں :-

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کسی شخص کو یہ کہنے کی جرات و طاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے (اصول کافی ۱، ج ۱ - مطبوعہ تہران)

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے تھے اس میں (۱۷۰۰) سترہ



ہزار آستیں تھیں، اصول کافی ص ۴۶۳ / ج-۲  
(موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں)

### اس کتاب کی سرخیاں

بعض صحابہؓ نے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے سرکشی و گستاخی کی۔ (ص ۳۰)  
صحابہ کی شراب نوشی (ص ۲۱)  
اصحاب کے ہاتھوں اصحاب کی ذلت و رسوائی (ص ۳۳)  
حضرت عمر کی بدعات (ص ۶۲)

حضرت عمر سے عورتیں زیادہ فقیہ تھیں (۶۳)

محترم قارئین! نقل کفر، کفر نہ باشد، کے تحت یہ چند انتہائی بیہودہ اور غلیظ عبارات آپ نے ملاحظہ فرمائیں، کیا یہ ۱۴۰۰ سال کے کسی مسلم امام یا اہلسنت کے کس طبقے کی مستند کتاب سے ثابت ہیں؟

کیا قرآن و حدیث سے ان انکار کا کوئی ثبوت نظر آتا ہے؟

اس وقت اس کفریہ عقائد کو اسلام ثابت کرنے کے لئے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، دولت کے انبار، حکومت کی پوری مشینری برسر عمل ہو اور دنیا بھر کی کوئی اسلامی حکومت بحیثیت حکومت اس کے خلاف زبان تک کھولنے سے گریزاں ہو، اسلام کی روح سے دوری کے باعث مسلمان سیاست دان بھی مہربل ہوں، سلمان رشدی کے کفر کے خلاف تو وہ سڑکوں پر نکل آئیں لیکن خمینی اور شیعہ کے اسلام کے نعروں سے وہ ایسے متاثر ہوں کہ رشدی کے کفر سے دس گنا بڑے اور غلیظ دجل کو بھی دجل اور کفر قرار دینے سے انکاری ہوں، کیا یہ نظریات، یہ عقائد، یہ افکار، یہ لڑیچہ، یہ تحریریں علیحدہ مذہب، علیحدہ تمدن، الگ تشخص، اور بالکل جدا انداز فکر کے غماز نہیں، ہندوؤں کے کلچرل اور مذہب کو علیحدہ قرار دے کر اگر آپ اپنا وطن بھی الگ بنا چکے ہیں تو اسلام کے نام پر جس کفر نے انگڑائی لی ہے اس کے بارے میں آپ صرف یہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں کہ جس مذہب کا تصور خمینی نے پیش کیا وہ اسلام اور محمدی شریعت سے کوسوں دور ہے۔



اندريس حالات يہ بات نہایت قابل غور ہے کہ اگر پاکستان کے تناسب آبادی کو تبدیل کر دیا گیا اور یہاں تین فیصد اقلیت ۹۰ فیصد سرکاری ملازمتوں پر براجمان ہو گئی اور اس خوفناک سازشوں کے ذریعے ایران اور شام کی طرح یہاں بھی شیعہ انقلاب برپا کرنے کی راہ ہموار ہوئی تو اس شرعی، اخلاقی، سیاسی، اور قومی گناہ میں دیگر طبقوں کی طرح آپ بھی بڑے مجرموں کی صف میں شامل ہوں گے اور اسلامی تاریخ آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گی، آنے والی نسلیں آپ کی بے حسی پر ضرور آپ کی مذمت کریں گی، اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں خالص منیت کی بنیاد پر اسلامی تعلیمات کے فروغ میں آپ کو بھی اہم کردار ادا کرنا ہے سپاہ صحابہؓ آپ کے سامنے حقائق واضح کر کے اتمام حجت کرنا چاہتی ہے۔

پاکستان کے لئے نئے اسرائیل کے قیام کی سازش:-

۱۹۸۶ء سے آغا خانی شیعوں نے گلگت، اسکردو، بلستان کے شمالی علاقوں میں مشتمل علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے بھاگ دوڑ شروع کر دی تھی۔ اس علاقے کی پسماندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آغا خانیوں نے غریب اور ناخواندہ آبادیوں میں اپنے مذہب کا جال پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، دور افتادہ پہاڑی بستیاں آغا خانی شکنجوں میں جکڑی ہوئی ہیں سماجی بہبود کے نام پر آغا خانیت کا فروغ ایک گہری سازش تھی۔ ان تمام علاقوں پر فلاحی اداروں کے ڈورے ڈال کر یہاں کے بااثر شیعوں نے علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے اندر ہی اندر کوششیں شروع کر دی تھیں اس سلسلے میں اعلیٰ سطح پر شیعہ افسروں کی ایک بڑی تعداد نے علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے جنرل ضیاء الحق کے دور ہی میں تیاری مکمل کر لی تھی۔ تاہم شمالی علاقوں کے سنی علماء اور جمعیت علماء اسلام کے اکابرین نے اس سلسلے میں پہلی آواز بلند کر کے اس سازش کو بے نقاب کر دیا۔ اس طرح سردار عبدالقیوم کے اس مطالبے کے بعد کہ یہ علاقہ آزاد کشمیر کا حصہ ہے علیحدہ صوبے کا اعلان ملتوی کر دیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس صوبے کے قیام کے بعد اسرائیل کی طرح پاکستان کے پہلو میں ایک شیعہ ریاست چاروں صوبوں کی اکثریتی سنی آبادی کے لئے کس قدر نقصان دہ ہو سکتی تھی پھر ایسے حالات میں جبکہ آغا خان کے علاوہ ایرانی حکومت اس صوبہ کی تعمیر



و ترقی کے لئے اربوں ڈالر کی فراہمی کا خفیہ وعدہ بھی کر چکی ہو، کیا آپ کا پاکستان اس خوفناک سازش کا متحمل ہو سکتا ہے؟

### خلیج کی جنگ کے فوراً بعد شیعہ انقلاب کی سازش:-

آپ جانتے ہیں کہ عراق اور اتحادی ممالک کی جنگ میں ہمارا موقف یہ رہا ہے کہ عراق نے کویت جیسے اسلامی ملک پر قبضہ کر کے غلط قدم اٹھایا تھا۔ اس سلسلے میں سعودی عرب نے کویت کی آزادی کے لئے نمایاں کردار ادا کیا تھا خدا خدا کر کے کویت آزاد ہوا، جو نئی جنگ بندی ہوئی ۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو سید باقر الحکیم (شیعہ لیڈر) نے موقع غنیمت جانتے ہوئے شیعہ انقلاب برپا کرنے کا اعلان کر کے بصرہ، نجف اور کربلا پر قبضہ کر لیا۔ وہ ایران جو آج تک عراق کی حمایت کر کے دنیا بھر کے عوام کو یہ تاثر دیتا رہا تھا کہ وہ امریکی جارحیت کی وجہ سے عراق کا حامی ہے خفیہ طور پر اس انقلاب کی پشت پناہی کرتا رہا۔ عراقی فوجیں اگر یہ بغاوت نہ کچالتیں تو آپ دیکھتے کہ سنی ملک عراق بھی ایران کی طرح شیعہ ریاست قرار پاتا۔

شیعہ کی سیاسی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۳۰۰ سال سے شیعہ نے ہر دور میں سنی مملکتوں کو زیر و زبر کر کے غداری اور سازشوں کے ذریعے اپنے انقلاب کی راہیں ہموار کیں۔ ایران میں ۵۵ سال پہلے ۴۰ ہزار علماء کو قتل کر کے شیعہ انقلاب برپا کیا گیا شام بھی شیعہ ستم کاری کی بھیٹ چڑھا۔

بے نظیر حکومت میں ایرانی افسروں کا ایک خفیہ اجلاس راولپنڈی میں ہوا۔ جس میں پاکستان میں تیرہ عدد خانہ فرہنگ ہائے ایران کے ڈائریکٹرز شریک ہوئے اس میں یہی مسئلہ زیر بحث آیا کہ پاکستان میں شیعہ انقلاب کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ پنجاب کی سنی حکومت ہے اگر یہ حکومت ختم ہو جائے تو بے نظیر پورے ملک میں شیعہ انقلاب کا راستہ ہموار کر سکتی ہے یہ وہ رپورٹ ہے جو سٹیشنل برانچ کی فائلوں میں آج بھی موجود ہے۔

### سپاہ صحابہ پاکستان کا موقف:-

ان حالات میں اگر آپ ہماری جدوجہد پر گہری نظر ڈالیں تو ضرور یہ سمجھ جائیں گے کہ ہماری جماعت ہی پاکستان میں شیعہ انقلاب اور خمینی افکار و نظریات کے راستے میں



سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ہم پاکستان کی بقاء اور اہلسنت کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

یہ ملک ہمارا ہے اس کی املاک کا نقصان، اس میں قتل و غارت، گھیراؤ جلاؤ اور بد امنی ہرگز ہمارے مقاصد میں شامل نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی اکثریت سنی آبادی کو اس کے جملہ حقوق دیئے جائیں، فوج میں بہادری پر نشان حیدر دیا جاتا ہے تو نشان صدیق، نشان فاروق، نشان عثمان بھی دیئے جائیں۔ محرم الحرام ۹-۱۰ تاریخ کو یوم حضرت حسینؑ پر اگر تعطیل ہوتی ہے تو حضرات خلفاء راشدین کے ایام ہائے وفات و شہادت پر بھی تعطیل ہونی چاہئے کرکٹ، ہاکی پر تو آپ تعطیل کرتے ہیں، اسلام کی مقدس شخصیات کے ایام پر کیوں تعطیل نہیں ہوتی، کیونکہ ریڈیو، اور ٹیلی ویژن میں ان کے کارنامے نشر نہیں کئے جاتے، اہلسنت کو کس وجہ سے احساس محرومی میں مبتلا کیا جاتا ہے ذرائع ابلاغ کس وجہ سے ملکی آبادی کے جذبات کا احساس نہیں کرتے، پاکستان میں شیعہ کا قابل اعتراض تمام لٹریچر ضبط کر کے منصفین کے لئے سزائے موت مقرر کی جائے، تاکہ ہمیشہ کے لئے توہین صحابہ کا تصور ختم ہو جائے اگر ایران میں شیعہ مائمی جلوس نہیں نکالتے اور اس طرح ان کے مذہب کا کوئی فرض نہیں ٹوٹتا تو پاکستان میں بھی اکثریت سنی آبادی کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے یہ بے ہنگم جلوس بند کئے جائیں۔ خود شیعہ کے کئی لیڈر بھی اس جلوس کو اپنے دین اور مذہب کا حصہ نہیں قرار دیتے۔

حکومت اور مدیران جرائد کو یہ بات بخوبی معلوم کرنی چاہئے کہ اگر ہم خمینی کے انقلاب کو اسلامی انقلاب اور اس کی کارگزاری کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ لکھتے رہیں تو یہ ایک طرف جہاں اسلام کے اصولوں سے غداری ہوگی۔ وہاں یہ بات پاکستان کی اکثریتی سنی آبادی کے جذبات کو کچلنے کے مترادف ہوگی اور اگر خوانخواستہ پاکستان میں شیعہ انقلاب برپا ہوا تو اس میں آپ جیسا کوئی سنی افسر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکے گا۔ جہاں بھی شیعہ انقلاب برپا ہوا وہاں سنی علماء اور ارکان حکومت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ہر کوشش بروئے کار لائی گئی۔ آپ خمینی اور اس کے نظریات کی تعریف کرتے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ ہم اسلام سے منافقت اور دشمنی کر رہے ہیں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو کافر لکھنے والا کس طرح اسلام کا پیرو اور دینی انقلاب کا رہبر ہے کیا آپ تجاہل عارفانہ تو نہیں



برت رہے۔ یا آپ خمینی کے کفریہ عقائد پر کسی خوف کا شکار ہیں ہر سال ۱۱ فروری کو خمینی کے انقلاب کی تقریبات کا موقع آتا ہے۔ تو ایرانی سفارتخانہ اخبارات کے ذریعے خمینی پر ایڈیشن شائع کراتا ہے تین تین لاکھ روپے دے کر آپ ہی کے ہاتھوں میں آپ کے مذہب کی جڑیں کھوکھلی کراتا ہے آپ یہ نہیں سوچتے کہ ہم نظریہ پاکستان پر کلہاڑا چلا رہے ہیں اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے والے کو اسلام کا ہیرو کہہ کر کھلی اسلام دشمنی کا اظہار کر رہے ہیں کچھ لوگ ان رقوم کو ہضم کرنے کے لئے خمینی کی اپنی تحریروں کی تاویلیں کرتے ہیں کچھ سیاست دان ووٹ لینے کے لئے کہتے ہیں کہ سارے شیعہ تو یہ عقائد نہیں رکھتے۔ کئی حکمران کہتے ہیں یہ کتابیں خمینی نے نہیں لکھیں۔ ایران کی شائع شدہ خمینی کی تمام تصانیف کا آپ کیسے انکار کر سکتے ہیں؟

کئی اہل قلم ایران میں پردہ اور اسلام اسلام کے راگ سے متاثر ہو کر خلفائے راشدین اور انبیاء کے بارے میں خمینی کے ریمارکس بالائے طاق رکھ دیتے ہیں، مجھے افسوس ہے کہ کئی علماء ہر سال ایران کا ٹکٹ حاصل کر کے شیعہ انقلاب کے قصیدے پڑھتے ہوئے نہیں سمجھتے کہ ہم سپاہ صحابہ ہی نہیں بلکہ خود حضرات خلفائے راشدینؓ سے عداوت و بغض کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

امید ہے گزشتہ سطور میں خمینی اور دیگر معتقین کی عبارات کو بار بار پڑھ کر ضرور آپ ہمارے موقف کی تائید کریں گے۔ ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو آپ ہم سے تعاون کریں گے۔ زبانی تائید سے لیکر ہماری جماعت کے کارکنوں کے راستہ میں رکاوٹ نہ بن کر بھی آپ ہماری جدوجہد کی حمایت کر سکتے ہیں۔

یہ عزیمت کا راستہ ہے کہ آپ جس دینی موقف کو درست سمجھتے ہیں جرات کے ساتھ اس کا اظہار کریں اور عہد حاضر کی سب سے بڑی دینی جدوجہد میں ہمارے شانہ بشانہ چلیں۔

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر

پاکستان



## حواشی

- ۱۔ عبارات مقلد از کتاب قول مقبول فی وحدہ بیت رسول مصنف غلام حسین نجفی، جامعہ النظر ایچ بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور
- ۲۔ عبارات مقلد از کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم تالیف غلام حسین نجفی سرپرست شعبہ تبلیغ جامعہ النظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
- ۳۔ عبارات مقلد از کتاب چراغ مصطفوی اور شرابیوں کی حصہ اول مصنف اشتیاق کاظمی ناشر جامعہ ذہبیہ بخاری مارکیٹ لاہور
- ۴۔ عبارات مقلد از کتاب "صرف ایک راستہ" مصنف عبدالکریم مشتاق ناشر رحمت اللہ بک انجمنی موقن مارکیٹ بالقاتل نیو مین مسجد ایم اے جناح روڈ کراچی۔
- ۵۔ عبارات مقلد از کتاب آگ خاک قبول مصنف عبدالکریم مشتاق ناشر حسن علی بک ڈپو بمبئی بازار نزد خواجہ اثنا عشری مسجد کھار اور کراچی
- ۶۔ عبارات مقلد از کتاب مقام عمر مصنف علی اکبر شاہ ساجد اکیڈمی یوسف پلازہ ۱۳۳ کراچی
- ۷۔ عبارات مقلد از کتاب شیخ متینہ مصنف علی اکبر شاہ شائع کردہ ساجد اکیڈمی ۹۱۳۳ - B یوسف پلازہ فیڈرل بی ایریا کراچی
- ۸۔ عبارات مقلد از کتاب اقصیاب، مصنف علی اکبر شاہ، ناشر ساجد اکیڈمی ۳۳ - B یوسف پلازہ
- ۹۔ عبارات مقلد از کتاب "پردہ الحجاب ہے" مصنف علامہ شاہد زمیم ناظمی (حصہ اول) رحمت اللہ بک انجمنی کھار اور کراچی بمبئی بازار
- ۱۰۔ عبارات از تفسیر قرآن مجید (ترجمہ حافظ فرما علی) ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز اردو بازار لاہور، چاند کینی و بی اے ایم کراچی نمبر ۵
- ۱۱۔ عبارات مقلد از کتاب اصحاب رسول کی کہانی قرآن وحدیث کی زبانی مصنف ابو عرفان سید عاشق حسین التتوی ناشر مکتبہ العرفان واحد کالونی کراچی۔